روزنامہ
ٹیلی فون نمبر: 213029
C.P.L 29
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web:http://www.alfazal.com
Email:editor@alfazal.com

منگل یکم مارچ 2005ء 19 محرم 1426 ہجری یکم امان 1384 ہش جلد 55-90 نمبر 46

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ اور شمائل کے مختلف پہلوؤں کا دلکش اور ایمان افروز تذکرہ

اللہ تعالیٰ نے گواہی دی کہ آنحضرت ﷺ اپنی تعلیم اور عمل میں اعلیٰ اخلاق پر قائم ہیں

قرب الٰہی حاصل کرنے کے لئے آپؐ کے اسوہ حسنہ اور اعلیٰ اخلاق کی پیروی کرنی ضروری ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 25 فروری 2005ء بمقام بیت الفتوح مورڈن۔ لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 25 فروری 2005ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں آپ نے حضرت نبی کریم ﷺ کی پاکیزہ سیرت اور شمائل کے مختلف پہلوؤں کو نہایت دلکش انداز میں اجاگر کیا۔ حضور انور کا یہ خطبہ حسب سابق احمدیہ ٹیلی ویژن نے براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا اور متعدد زبانوں میں اس کا رواں ترجمہ بھی نشر کیا۔

حضور انور نے سورہ احزاب کی آیت نمبر 22 کی تلاوت کے بعد فرمایا گزشتہ دو تین خطبات سے میں نے سیرت آنحضرت ﷺ کا مضمون شروع کیا ہوا ہے جس کی فوری وجہ بعض معترضین اور مخالفین کے بے ہودہ الزامات تھے لیکن اب میرا خیال ہے کہ آپ کی سیرت اور شمائل کے مختلف پہلوؤں کو بیان کروں۔

پیارے نبی ﷺ کے عادات اطوار اور سیرت کا مضمون جہاں یقیناً ہم سب کیلئے باعث برکت اور ہمارے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کا باعث ہوگا وہاں غیروں کے سامنے سیرت نبویؐ کی چند جھلکیاں بھی آ جائیں گی۔ جو آیت میں نے تلاوت کی ہے اس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یقیناً تمہارے لئے اللہ کے رسول میں نیک نمونہ ہے ہر اس شخص کیلئے جو اللہ اور یوم آخرت پر امید رکھتا ہے اور کثرت سے اللہ کو یاد کرتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہر وہ شخص جو اللہ کا خوف رکھتا ہے اور اسے آخرت پر یقین ہے تو اسے لازماً نبی کریم ﷺ کے نمونہ کی پیروی کرنی ہوگی کیونکہ یہ اعلیٰ نمونے اور اخلاق کی اعلیٰ مثالیں صرف اور صرف حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ میں ہی مل سکتی ہیں۔ اس بارہ میں اللہ تعالیٰ خود گواہی دیتا ہے کہ تو اپنی تعلیم اور اپنے عمل میں اعلیٰ درجے کے اخلاق پر قائم ہے۔ حضور انور نے فرمایا جس رسول کے خلق عظیم کے بارہ میں خدا تعالیٰ نے گواہی دی اس کے اخلاق کے اعلیٰ معیار تک تمہاری عقل اور سوچ پہنچ ہی نہیں سکتی ہمیں حکم ہے کہ اپنی اپنی استعدادوں کے مطابق ان اخلاق حسنہ کی پیروی کی کوشش کریں اور آپ کے نقش قدم پر چلیں۔ آنحضرت ﷺ نے خلق عظیم پر قائم ہونے کے باوجود اپنے آپ کو ایک عاجز بندہ ہی سمجھا۔ آپؐ یہ دعا کیا کرتے تھے۔ اے اللہ جس طرح تو نے میری شکل وصورت خوبصورت بنائی ہے اسی طرح میرے اخلاق وعادات بھی اچھے بنا دے۔ حضور انور نے فرمایا کہ آپؐ کی یہ دعا آپ کے خلق عظیم کو اور بلندیوں تک لے جاتی ہے اور بے اختیار دل سے درود وسلام نکلتا ہے۔ معترضین بتائیں کہ کیا انسانی تاریخ میں اس جیسا عاجزی کا پیکر کوئی نظر آتا ہے؟ آنحضرت ﷺ کی کوشش ہوتی کہ اللہ کے حکموں کے مطابق زندگی گزاریں اور اپنے آپ کو خدا کے اخلاق پر ڈھالیں اور پھر آپؐ نے یہ ثابت کر دکھایا چنانچہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے اخلاق قرآن کے عین مطابق تھے۔ اور خود آپؐ نے فرمایا کہ میں اعلیٰ اخلاق کی تکمیل کیلئے مبعوث کیا گیا ہوں۔

حضور انور نے احادیث نبویہ کی روشنی میں حضرت نبی پاک ﷺ کی گھریلو زندگی، اخلاق وعادات، حسن کلام، حسن سلوک اور آپ کی پاکیزہ مجالس کی خوبصورتی کے متعدد دلکش واقعات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ہر معاملے میں آپ کے خلق عظیم کی اتنی عظمت تھی کہ اس کا احاطہ نہیں کیا جا سکتا آپ کا ظاہری وباطنی حسن کا کوئی مقابلہ نہیں۔ صحابہؓ بیان کرتے ہیں کہ آپؐ سے زیادہ کوئی حسین نہیں دیکھا آپ کا چہرہ مبارک چاند کی مانند چمکتا تھا۔ آپ کے ہاتھوں کی ہتھیلیاں ریشم سے زیادہ نرم تھیں باوجودیکہ سخت جان تھے۔ آپؐ پردہ دار کنواری سے زیادہ حیادار تھے۔ آپ کی غذا سادہ تھی۔ آپ پر مصائب ومشکلات کا دور بھی آیا اور حکومت بھی اللہ نے آپ کو عطا فرمائی۔ ان ہر دو زمانوں میں آپؐ نے اخلاق فاضلہ کا اظہار کیا۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

وہ انسان جس نے اپنی ذات سے اپنے افعال سے اپنے اعمال سے اور اپنے روحانی اور پاک قویٰ کے پر زور دریا سے کمال تام کا نمونہ علماً وعملاً وصدقاً وثباتاً دکھلایا اور انسان کامل کہلایا۔ وہ انسان جو سب سے زیادہ کامل اور انسان کامل تھا اور کامل نبی تھا اور کامل برکتوں کے ساتھ آیا جس سے روحانی بعث اور حشر کی وجہ سے دنیا کی پہلی قیامت ظاہر ہوئی اور ایک عالم کا عالم مرا ہوا اس کے آنے سے زندہ ہو گیا وہ مبارک نبی حضرت خاتم الانبیاء امام الاصفیاء ختم المرسلین فخر النبیّین جناب محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں۔ اے پیارے خدا اس پیارے نبی پر وہ رحمت اور درود بھیج جو ابتداء دنیا سے تو نے کسی پر نہ بھیجا ہو۔ آمین

امین - امین

رسول اللہؐ کے دعویٰ نبوت سے پہلے قریش نے کعبہ کو از سر نو تعمیر کرنا شروع کیا۔ مگر جب وہ حجر اسود کی جگہ پر پہنچے تو اس بات پر سخت جھگڑا ہو گیا کہ کونسا قبیلہ اسے اس کی جگہ پر رکھے۔ آخر یہ تجویز ہوئی کہ جو شخص سب سے پہلے حرم کے اندر آئے وہ اس جھگڑے کا فیصلہ کرے اللہ کی قدرت کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے تشریف لائے اور سب لوگ پکار اٹھے۔ امین، امین۔ محمد۔ ہم سب اس پر راضی ہیں چنانچہ رسول اللہؐ نے نہایت حکمت سے حجر اسود کو اس کی جگہ پر نصب کر دیا۔

(سیرۃ ابن ہشام حدیث بنیان الکعبہ جلد اول 197)

مدرستہ الحفظ طلباء میں داخلہ

مدرستہ الحفظ طلباء ربوہ میں داخلہ برائے سال 2005ء کیلئے درخواست وصول کرنے کی آخری تاریخ 31 مارچ 2005ء ہے۔ والدین سے درخواست ہے کہ وہ اپنے بچہ کے داخلہ کیلئے درخواست سادہ کاغذ پر ناظر صاحب تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے نام مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ ارسال کریں۔

1۔ نام۔ ولدیت۔ تاریخ پیدائش۔ ایڈریس مع ٹیلی فون نمبر (اگر ہو تو)

2۔ برتھ سرٹیفکیٹ کی فوٹو کاپی (انٹرویو کے وقت اصل سرٹیفکیٹ ہمراہ لانا ضروری ہے)

3۔ پرائمری پاس سرٹیفکیٹ کی فوٹو کاپی (انٹرویو کے وقت اصل سرٹیفکیٹ ہمراہ لانا ضروری ہے)

4۔ درخواست پر صدر / امیر جماعت کی تصدیق ضروری ہے۔

اہلیت

1۔ امیدوار کیلئے ضروری ہے کہ داخلہ کے وقت اس کی عمر گیارہ سال سے زائد نہ ہو۔

2۔ امیدوار پرائمری پاس ہو۔

3۔ امیدوار نے قرآن کریم ناظرہ صحت تلفظ کے ساتھ مکمل پڑھا ہو۔

انٹرویو

1۔ ربوہ کے امیدواران کا انٹرویو 9۔ اپریل بروز ہفتہ صبح 6:30 بجے مدرستہ الحفظ میں ہوگا۔

2۔ بیرون ربوہ کے امیدواران کا انٹرویو مورخہ 10۔ اپریل بروز اتوار صبح 6:30 بجے مدرستہ الحفظ میں ہوگا۔ انٹرویو کیلئے امیدواران کی لسٹ مورخہ 8۔ اپریل بروز جمعۃ المبارک دارالضیافت کے استقبالیہ میں اور مدرستہ الحفظ کے گیٹ پر آویزاں کر دی جائے گی۔ تمام امیدواران سے درخواست ہے کہ انٹرویو کیلئے آنے سے قبل اس بات کی تسلی کر لیں کہ ان کا نام لسٹ میں شامل ہے۔ نیز مقررہ وقت پر تشریف لائیں۔

عارضی لسٹ اور تدریس کا آغاز

کامیاب امیدواران کی عارضی لسٹ مورخہ 12۔ اپریل 2005ء بروز منگل صبح 9:00 بجے مدرستہ

باقی صفحہ 8 پر

خطبہ جمعہ

آپس کے جھگڑوں اور لڑائیوں اور فسادوں کو ختم کریں

تم آپس میں جلد صلح کرواور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو

(لڑائی جھگڑوں سے احتراز اور صلح صفائی سے رہنے سے متعلق تاکیدی نصائح)

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 17/ستمبر 2004ء بمطابق 17/تبوک 1383 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح، مورڈن۔ لندن

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ کے آغاز میں سورۃ الحجرات کی آیات 10-11 کی تلاوت کی اور فرمایا

آجکل اخبار روزانہ ہی خبروں سے بھرے ہوتے ہیں کہ فلاں ملک میں یہ فساد ہو رہا ہے اور فلاں ملک میں وہ فساد ہو رہا ہے۔ لوگ آپس میں بھی لڑائیوں میں لگے ہوئے ہیں۔ عدالتوں میں جاؤ تو یوں لگتا ہے جیسے سوائے لڑائی جھگڑوں کے اور مقدمے بازیوں کے لوگوں کو اور کوئی کام ہی نہیں ہے۔ ہمارے ملک پاکستان میں اور تقریباً سارے برصغیر میں عام مشہور ہے کہ زمیندار کے پاس جب تھوڑے سے پیسے آ جائیں یعنی کچھ فصل کی آمد ہو جائے، کیونکہ ویسے تو عموماً ہمارا زمیندار قرضوں کے بوجھ تلے ہی رہتا ہے بلکہ اکثر غریب ملکوں کے زمینداروں کے بارے میں یہی کہا جاتا ہے کہ وہ قرض لے کے پیدا ہوتا ہے اور قرضوں میں ہی زندگی گزارتا ہے اور قرض میں ہی مرتا ہے یعنی پچھلوں کے لئے بھی قرض چھوڑ کے جاتا ہے۔

تو بہرحال مَیں یہ کہہ رہا تھا کہ ہمارے دیہاتی طبقے، چھوٹے زمینداروں بلکہ کسانوں میں بھی جب کسی کے پاس تھوڑا سا پیسہ آ جائے، کچھ رقم آ جائے تو یہ رقم عموماً لڑائیوں اور مقدمہ بازیوں میں خرچ کر دی جاتی ہے۔ زمین کے ایک ایک فٹ کے لئے فساد ہو رہا ہوتا ہے۔ بعض دفعہ پھر ان پہ لڑائیاں بھی ہو جاتی ہیں۔ پھر قتل ہو جاتے ہیں۔ پھر مقدمے چلتے ہیں اور جتنی ان لوگوں کی کمائی ہوتی ہے وہ سب انہیں مقدموں اور لڑائیوں میں اور وکیلوں اور اپنے حمایتیوں کے اخراجات پورے کرنے کی نذر ہو جاتی ہے۔ پھر قرض لے کر مقدمے چل رہے ہوتے ہیں تو عموماً بہت سارے لوگ جو زمیندارہ خاندانوں میں سے آئے ہوئے ہیں ان کو پتہ ہے کہ کیا حالات ہو رہے ہوتے ہیں۔ یعنی صلح والی کوئی بات نہیں ہوتی۔ شہروں میں بھی یہی حال ہے۔ ذرا ذرا سی بات پر لڑائیاں ہوتی ہیں۔ سارا زور ہے تو اپنی جھوٹی اَنا پر اور اس کے لئے برباد بھی ہو جائیں تو کوئی بات نہیں۔ اللہ کا خانہ تو ان لوگوں کا بالکل خالی ہے۔ اور .... میں بھی عموماً یہ بہت ہے۔ پاکستان میں بھی دیکھیں اگر پوچھو آپ .... ہیں، ہاں! الحمدللہ، ماشاءاللہ ہم .... ہیں۔ لیکن .... ایسے ہیں جنہوں نے تعلیم پر عمل نہیں کرنا۔ اور پھر یہ حال تو ان کا ہونا تھا۔ اسی لئے ان کی اصلاح کے لئے امام مہدی نے بھی آنا تھا۔ یہی حال ملکوں اور قوموں کا ہے۔ ناجائز طور پر دوسرے ملکوں کو امن کے نام پر اپنے ماتحت کرتے ہیں، زیرنگیں کرتے ہیں۔ اپنی شرطوں پر ان کو زندہ رہنے کا حق دیتے ہیں۔ صرف اس لئے کہ چھوٹے ملکوں کے وسائل سے فائدہ اٹھا سکیں، ان کی دولت پر قبضہ کر سکیں۔ آج دنیا میں جو تمام فساد نظر آتا ہے وہ اسی وجہ سے ہے۔ دنیا کی معیشت پر قبضہ کرنے کے لئے یا معاشی فائدے اٹھانے کے لئے یا پیسہ کمانے کے لئے یہ سب فساد ہے۔ یا یہ کہہ لیں کہ دوسرے کی چیز پر نظر رکھنے کی وجہ سے یہ ہے۔ دوسرے کے مال کو اپنا مال بنانے کی ہوس جو ہے اس کی وجہ سے یہ فساد ہے۔ اور یہ سب کچھ اس زمانے میں اس لئے بڑھ گیا ہے کہ جس ناجائز پیسہ کمانے کے طریق سے اللہ تعالیٰ نے روکا تھا وہ عام ہو گیا ہے۔ یعنی سود، اور اس کی بھی اتنی قسمیں نکل آئی ہیں کہ اگر کوئی بچنا بھی چاہے تو اس کو بھی پتہ نہیں لگتا کہ کس طرح بچا جائے۔ کسی نے قرض لیا ہے کہ سود ہے بھی اس میں کہ نہیں ہے۔ اور اس شیطانی چکر نے ان سب کو اس طرح گھیر لیا ہے کہ سوائے مومن کے، تقویٰ پر چلنے والے کے، اس سے بچنا مشکل ہے۔ اور کچھ نہیں اگر کسی نے انفرادی طور پر قرض نہیں بھی لیا ہوا تو ملکوں نے، حکومتوں نے جو سود پر قرض لئے ہوتے ہیں اس نے ہی قوم کے ہر فرد کو زیر بار کیا ہوا ہے۔ آخر وہ سود قوم کے پیسے سے ہی اترنا ہے۔

بہرحال اللہ تعالیٰ نے بتا دیا تھا کہ اس وجہ سے، جو وجہ میں نے بیان کی ہے (۔) (الروم: 42) کے نظارے نظر آئیں گے۔ یعنی ان نالائقیوں، ان ہوسوں، ان چالاکیوں، سودی کاروباروں، اور لوگوں کے حقوق غصب کرنے کے طریقوں، اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرانے کی وجہ سے زمین میں بھی اور سمندر میں بھی فساد ہو گا۔ چنانچہ دیکھ لیں دنیا میں آجکل اسی طرح ہو رہا ہے۔ عموماً وجوہات یہی ہیں۔ لیکن اس زمانے میں مومنوں کو، زمانے کے امام کے ماننے والوں کو یہ نصیحت ہے کہ جب بھی ایسی صورت ہو تم نے اصلاح کی کوشش کرنی ہے، فریقین میں صلح وصفائی کروانے کی کوشش کرنی ہے۔ چاہے وہ گھریلو لیول (Level) پر میاں بیوی کے جھگڑے ہوں، چاہے وہ کاروباری جھگڑے ہوں، چاہے وہ جھوٹی انانیت کے جھگڑے ہوں، چاہے قوموں کے قوموں سے جھگڑے ہوں۔ قوموں کے بارے میں نہیں بلکہ آج کے خطبے میں میں چھوٹے لیول پر، معاشرے کے لیول پر، اس حوالے سے بات کروں گا۔ لیکن اگر قومیں بھی جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں طریق سکھایا ہے اس کو اپنا لیں تو دنیا کے فساد ختم ہو سکتے ہیں، دنیا کے جھگڑے ختم ہو سکتے ہیں۔ تبھی جو امن قائم کرنے والی تنظیمیں ہیں وہ امن قائم کرنے میں کامیاب ہو سکتی ہیں۔ تبھی یو این او (UNO) کامیاب ہو سکتی ہے۔ لیکن بہرحال یہ ایک علیحدہ مضمون ہے۔ اس وقت مَیں معاشرے کے لیول کی بات کر رہا ہوں، اسی کے بارے میں کچھ بتاؤں گا۔

مومن کے لئے یہ حکم ہے کہ اوّل تو تم ان جھگڑوں سے بچو، اور اگر کبھی ایسی صورت پیدا ہو جائے کہ یہ لڑائی جھگڑے آپس میں ہونے لگیں تو دوسرے مومن مل بیٹھیں اور ان کی آپس میں صلح کروائیں۔ دونوں کو قائل کریں کہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر یوں لڑنا اچھا نہیں ہے۔ کیوں اللہ تعالیٰ کے نافرمان بنتے ہو۔ آپس میں ایک دوسرے کو

قانون ہاتھ میں لینے کی اجازت نہیں ہے، ایک دوسرے سے بدلے لینے کا کسی کو اختیار نہیں ہے۔ اگر سمجھانے سے وہ باز آجائیں اور صلح اور صفائی سے کسی فیصلے پر پہنچ جائیں تو ٹھیک ہے ورنہ پھر جو فیصلہ نہیں مانتا اس کو پھر فرمایا کہ سزا دو۔ اس کو معاشرے میں کوئی مقام نہ دو، اس کے ہمدرد نہ بنو۔

اب بعض جھگڑوں کے فیصلے کے لئے لوگ جماعتی طور پر بھی قضاء میں آتے ہیں یا ثالثی کرواتے ہیں۔ اور جب ایک فیصلہ ہو جاتا ہے تو بعض ان میں سے فیصلہ ماننے سے انکار کرنے لگ جاتے ہیں۔ اور اس وجہ سے جب ان کو کوئی تعزیر ہوتی ہے، کوئی سزا ملتی ہے، کیونکہ جماعتی معاشرے کے اندر تو نظام جماعت کا فیصلہ نہ ماننے پر اظہار ناپسندیدگی ہو سکتا ہے۔ کوئی پولیس فورس تو جماعت کے پاس ہے نہیں۔ تو جب یہ سزا ملتی ہے تو فیصلہ نہ ماننے والوں کے عزیز یا دوست بجائے اس کے کہ ان پر دباؤ ڈالیں کہ برکت اسی میں ہے کہ فیصلہ مان لو، یہ کہنے کی بجائے ان کی ناجائز حمایت کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ اس طرح کی ناجائز حمایت سے تو سزا یافتہ شخص کی اصلاح نہیں ہو سکتی۔ اس کو پتہ ہے میرا بھی ایک گروہ ہے میرے قریبی میرا برا نہیں مان رہے۔ میرا اٹھنا بیٹھنا جس معاشرے میں ہے اس میں اس چیز کو برائی نہیں سمجھا جا رہا تو پھر اصلاح نہیں ہوتی۔ یا ہوتی ہے تو بڑا لمبا عرصہ چلتا ہے۔ اس لحاظ سے اصلاح کے لئے حکم ہے تو پورے معاشرے کو حکم ہے کہ جب کسی کے خلاف تعزیر ہو تو پورا معاشرہ اس پہ دباؤ ڈالے، اس کی اصلاح کی کوشش کرے، نہ کہ ناجائز حمایت۔

تو فرمایا: ایسے لوگوں سے فیصلہ منوانے کے لئے ضروری ہے کہ ان پر دباؤ ڈالو۔ فیصلہ غلط ہے یا صحیح ہے جب اپیل کے بعد تمام حق ختم ہو گئے تو اب معاشرے کا کام ہے کہ فیصلہ پر عمل درآمد کے لئے دباؤ ڈالے اور اگر معاشرہ صحیح طور پر دباؤ ڈال رہا ہو تو معاشرے کا دباؤ کوئی نہیں سہہ سکتا۔ تو چھوٹے معاشرے کی حد تک جماعت کے اندر جیسا کہ میں نے کہا اس حکم کی تعمیل کے لئے یہ کہا گیا ہے کہ لڑو ان سے، تو اس کا یہی مطلب ہے کہ ان پر معاشرے کا دباؤ ڈالو۔ رشتہ داریوں کا دباؤ ڈالو، دوستیوں کا دباؤ ڈالو تو جب یہ دباؤ پڑ رہے ہوں گے تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ کوئی فیصلہ ماننے سے انکاری ہو جائے۔ اس طرح پورا معاشرہ نظام جماعت کی مدد کر رہا ہو گا۔ بلکہ میں تو کہوں گا کہ جب اس حکم کے تحت ایسا معاشرہ قائم ہو جائے گا تو ایک دو واقعات کے بعد ایک دوسرے کے حقوق غصب کرنے کی کوئی کوشش ہی نہیں کرے گا۔ یہ لڑائیاں ہی نہیں ہوں گی، یہ فساد ہی نہیں ہوں گے اور فتنے ہی نہیں ہوں گے جماعت کے اندر۔

پھر فرمایا کہ جب اس دباؤ کی وجہ سے دوسرا فریق صلح پر راضی ہو جائے، فیصلہ ماننے پر راضی ہو جائے تو پھر نہ ہی معاشرے کو، لوگوں کو، دوستوں کو، نہ ہی نظام جماعت کو کسی قسم کی انا کا مسئلہ بنانا چاہئے بلکہ انہیں شرائط پر جو فیصلہ میں طے کی گئی تھیں ان کی تنفیذ ہونی چاہئے۔ اور پھر ہر فریق کو یہ بھول جانا چاہئے کہ کوئی مسئلہ ہوا تھا۔ خاص طور پر جس فریق کو حق ملنا ہے یا جن لوگوں نے تنفیذ کروانی ہے۔ پھر یہ نہیں کہ کچھ عرصے بعد اور تھوڑی تھوڑی دیر بعد اس کو یاد کروایا جائے کہ تمہارے ساتھ یہ ہوا تھا، تمہاری تعزیر ہوئی تھی، تمہارے ساتھ فلاں ہوا تھا۔ پھر اس چیز کو بھول جائیں۔ پھر فیصلہ پر عمل کرنے والے کو معاشرے میں وہی مقام دیں جو ایک عام آدمی کا ہے، جو سب کا ہے۔ پھر دوسرے فریق کو بھی یہ کہنا ہو گا، جس کا حق غصب کیا گیا جیسا کہ میں نے کہا کہ اب کیونکہ تمہیں تمہارا حق مل گیا ہے اس لئے آپس میں محبت اور پیار سے رہنا شروع کر دو، دلوں کے کینے نکال دو۔ اگر اس طرح معاشرہ عدل اور انصاف کے تقاضے پورے کرے گا تو فرمایا پھر اللہ تعالیٰ بھی ایسے لوگوں سے محبت کرتا ہے۔ اور جب اللہ تعالیٰ کسی سے محبت کرتا ہے تو یہ بہت بڑی کامیابی ہے جو ایک مومن کو ملتی ہے۔

پھر اگلی آیت میں فرمایا ہے کہ مومن بھائی بھائی ہیں۔ اُن کو معاشرے میں صلح و صفائی سے رہنا چاہئے اور اگر کبھی رنجش پیدا ہو بھی جائے تو صلح کروانے کے طریق کو اختیار کرو۔ تمام معاشرہ، ہر فرد جماعت ایک دوسرے کے حق کی حفاظت کرے اور اس کو حق دلوائے۔ یہی اللہ تعالیٰ کا تقویٰ ہے۔ اس سے تم اللہ تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے حقوق العباد ادا کرنے والے کہلاؤ گے اور جب یہ حالت تمہیں حاصل ہو جائے گی تو اللہ تعالیٰ جو اسی انتظار میں رہتا ہے کہ اپنے بندوں پر رحم کرے وہ پیارا خدا تم پر رحم کرے گا۔

اب میں چند احادیث پیش کرتا ہوں جس سے معاشرے کی اصلاح کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کا پتہ چلتا ہے۔ حضرت اُمّ کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: وہ شخص کذاب نہیں کہلا سکتا جو لوگوں کے درمیان اصلاح کروانے کی غرض سے صرف اچھی بات ان تک پہنچاتا ہے یا کوئی بھلائی کی بات کہتا ہے۔

(بخاری کتاب الصلح۔ باب لیس الکاذب الذی یصلح بین الناس)

یعنی وہ شخص جھوٹا نہیں ہو سکتا جو اصلاح کی غرض سے صرف اچھی بات پہنچائے۔ بعض دفعہ دو آدمیوں میں تعلقات ٹھیک نہیں ہوتے لیکن جب تعلق ایک دوسرے سے ٹھیک تھے تو ایک دوسرے کی اچھائیوں، برائیوں، نیکیوں اور بدیوں کا بھی پتہ ہوتا ہے۔ اگر کوئی تیسرا شخص جس کا ان دونوں سے تعلق ہے وہ اگر کسی سے دوسرے کے بارے میں نیکی کی بات سنے تو دونوں میں صلح کروانے کی غرض سے اس نیکی کی بات کو ان تک پہنچائے اور سمجھائے کہ دیکھو فلاں نے، دوسرے آدمی نے تمہارے بارے میں مجھے فلاں وقت میں بتایا تھا کہ تمہارے اندر فلاں فلاں نیکیاں ہیں۔ اس کے دل میں تمہاری بڑی قدر ہے۔ اور جن باتوں پر تمہاری رنجشیں ہو چکی ہیں ان باتوں کو بھول جاؤ اور صلح صفائی کرو، یہ چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں۔ تو فرمایا کہ ایسا شخص کذاب نہیں کہلائے گا۔ چاہے اس کے علم میں تھا کہ ان دونوں نے ایک دوسرے کی برائیاں کی ہوتی ہیں وہ بھی اس کے علم میں آ جاتی ہیں لیکن کیونکہ صلح کروانے کی کوشش کرنی ہے اس لئے وہاں صرف اچھی باتیں جو کی ہوتی ہیں وہی بتاؤ۔ اور برائیاں بتانے کی ضرورت نہیں۔ فساد اور جھگڑے کو ہوا دینے کی ضرورت نہیں۔ لیکن بعض ایسے فتنہ پرداز بھی ہوتے ہیں، تجربے میں آتے ہیں، باتوں کا مزا لینے کے لئے آپس میں دو اشخاص کو لڑا کر بھی بعضوں کو مزا آ رہا ہوتا ہے وہ دیکھنے کے لئے کہ یہ کس طرح لڑتے ہیں اگر ایک سے دوسرے کے خلاف کوئی بات سنیں گے تو پھر اور اس کو مرچ مصالحہ لگا کر دوسرے کو بتاتے ہیں۔ تو ایسے لوگ فتنہ پرداز تو ہیں ہی لیکن ساتھ جھوٹے بھی ہیں۔ اس لئے ہمیشہ معاشرے کی اصلاح کے لئے ایک دوسرے کی نیک باتوں کو ایک دوسرے تک پہنچانا چاہئے۔ فرمایا: اور مشورے بھی ہمیشہ بھلائی کے دو، ایسے مشورے دو جو صلح کے مشورے ہوں، نیکی اور خیر کے مشورے ہوں اور جھوٹے کے بارے میں تو یہی ہے ایک تو اس کی گواہی قبول نہیں کی جائے گی، پھر اور بھی بہت ساری سزائیں ہیں۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر اس دن میں جس پر سورج طلوع ہوتا ہے لوگوں کے ہر عضو پر صدقہ ہے۔ اگر تو دو بندوں کے درمیان عدل کرتا ہے تو یہ صدقہ ہے۔ اگر کسی شخص کو اس کی سواری پر سوار کرنے میں مدد کرتا ہے یا اس کا سامان اس پر لادنے میں مدد کرتا ہے تو یہ بھی صدقہ ہے۔ اچھی بات بھی صدقہ ہے۔ اور ہر قدم جو تو نماز پڑھنے کے لئے جاتے ہوئے اٹھاتا ہے صدقہ ہے۔ اور اگر تو رستہ سے کوئی تکلیف دہ چیز ہٹا دیتا ہے تو یہ بھی صدقہ ہے۔

(بخاری کتاب الجهاد والسیر۔ باب من اخذ بالرکاب ونحوه)

تو یہاں اچھی بات کہنے کا، بھلائی کی بات کہنے کا، صلح صفائی کی بات کہنے کا بھی وہی ثواب وہی درجہ رکھا گیا ہے جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف جانے والے کی حرکتوں کا ہے۔ دوسرے یہاں یہ بھی پتہ لگ گیا کہ اللہ کے بندوں کی خدمت کرنے والے، ان کے حقوق ادا کرنے والے، ایسے حقوق کی ادائیگی کرنے والے لوگوں کو ان کی نیکیوں کا بھی اتنا ثواب ملے گا جتنا عبادت کرنے کا

ثواب ہے، جتنا نماز پڑھنے کا ثواب ہے۔ یعنی یہ دونوں چیزیں جیسا کہ کئی دفعہ ذکر ہو چکا ہے اور سب کو علم ہے کہ اللہ کے حقوق بھی، بندوں کے حقوق بھی ساتھ ساتھ چلتے ہیں۔

پھر فرمایا کیونکہ صدقہ ہے اس لئے اس کا ثواب بھی یقیناً صدقے کی طرح ہوگا۔ اور ایک دوسری روایت میں آتا ہے کہ صدقے کا ثواب سات سو گنا تک ہو جاتا ہے۔ تو یہ ہے بھلائی کی بات کہنے والے کا، صلح صفائی کروانے والے کا مقام۔

پھر حضرت ابوعباس سہل ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات پہنچی کہ بنی عمرو بن عوف میں کوئی جھگڑا ہو گیا ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ساتھیوں کے ساتھ ان کی صلح کروانے کے لئے تشریف لے گئے۔ اس دوران آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وہاں دیر ہو گئی۔ اور نماز کا وقت ہو گیا۔ چنانچہ حضرت بلال ؓ، حضرت ابوبکر ؓ کے پاس آئے اور کہا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم بنی عمرو بن عوف میں صلح کروانے کے لئے گئے تھے وہاں دیر ہو گئی ہے جبکہ نماز کا وقت ہو گیا ہے کیا آپ لوگوں کو نماز پڑھا دیں گے۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اگر آپ چاہتے ہیں تو میں نماز پڑھا دیتا ہوں۔

(بخاری کتاب الاذان ۔باب ما دخل لیؤم الناس فجاء الامام)

حدیث میں جو اصل مضمون ہے وہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کو ترجیح دی کہ کچھ دیر رک جائیں اور فریقین میں صلح صفائی کروا دیں۔ نماز جو باجماعت ہونی تھی وہ بعد میں پڑھ لیں گے۔ ظاہر ہے اس وقت نماز کا کچھ وقت ہوگا تبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ ٹھیک ہے کچھ لوگ بعد میں پڑھ لیں گے، پڑھا دی جائے۔ لیکن اس وقت مقدم یہی ہے کہ دو مسلمان جو لڑے ہوئے ہیں ان کی صلح صفائی کروائی جائے۔ پھر لڑائی جھگڑوں میں کئی کئی مہینے بلکہ سالوں ناراضگیاں چلتی ہیں۔ لیکن ایک مومن کے لئے یہ حکم ہے کہ اس کو صلح کرنے میں جلدی کرنی چاہئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ قطع تعلقی کرے۔ (بخاری کتاب الادب) یعنی بول چال بند رکھے۔ بعض دفعہ حیرت ہوتی ہے یہ باتیں سن کر کہ قریبی رشتہ دار آپس میں بعض دفعہ مہینوں ایک دوسرے سے بات نہیں کرتے اور جس بات پر لڑائی یا رنجش ہو وہ بالکل معمولی سی بات ہوتی ہے تو ایسے لوگوں کو ہمیشہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد سامنے رکھنا چاہئے کہ اول تو لڑنا ہی نہیں ہے۔ اگر کوئی لڑائی ہو بھی گئی ہے، کوئی وجہ بن بھی گئی ہے تو تین دن سے زیادہ حکم نہیں ہے کہ کوئی مومن دوسرے مومن سے بات نہ کرے۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے نزدیک لوگوں میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ وہ شخص ہے جو سب سے زیادہ جھگڑالو ہو۔ (بخاری کتاب الادب)

یعنی اللہ تعالیٰ اس کو پسند نہیں کرتا۔ پس ہر احمدی کو چاہئے کہ تقویٰ اختیار کرے اور خدا تعالیٰ کا پسندیدہ بننے کی کوشش کرے۔ آپس کے جھگڑوں اور لڑائیوں اور فسادوں کو ختم کریں۔ مومن کا یہ کام نہیں ہے کہ ایک طرف تو ایمان لانے کا دعویٰ ہو اور دوسری طرف اپنے بھائی کے گناہ نہ بخشتا ہو، اس کی غلطیاں نہ معاف کر سکتا ہو۔ کیونکہ فرمایا کہ ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کے ناپسندیدہ ترین شخص ہوں گے۔

حضرت اقدس مسیح موعود اس ضمن میں ہم سے کیا چاہتے ہیں۔ آپ وہی چاہتے ہیں جو خدا چاہتا ہے، فرماتے ہیں کہ: ’’خدا چاہتا ہے کہ تمہاری ہستی پر پورا پورا انقلاب آوے۔ اور وہ تم سے ایک موت مانگتا ہے جس کے بعد وہ تمہیں زندہ کرے گا۔ تم آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو۔ کیونکہ شریر ہے وہ انسان جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں ہے۔ وہ کاٹا جائے گا کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے‘‘۔ (کشتئ نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 12)

خدا کرے کہ ہم آپس میں جو چھوٹی چھوٹی باتوں میں رنجشیں ہیں اور لڑائیاں ہوتی ہیں ان کو جلد ختم کرنے والے ہوں، ہر کوئی جلد صلح کی طرف بڑھنے والا ہو۔ یہ بڑا سخت انذار ہے جو حضرت اقدس مسیح موعود نے فرمایا ہے۔ کہ وہ کاٹا جائے گا۔ خدا نہ کرے کہ کبھی کوئی احمدی کاٹا جائے۔ پس استغفار کریں اور ہر احمدی کو بہت زیادہ استغفار کرنا چاہئے۔ اور یہ دعا بھی پڑھنی چاہئے کہ ربنا لا تزغ قلوبنا ....(آل عمران :9)

پھر آپ فرماتے ہیں: ’’**میں صلح کو پسند کرتا ہوں اور جب صلح ہو جاوے پھر اس کا ذکر بھی نہیں کرنا چاہئے کہ اس نے کیا کہا اور کیا کیا**‘‘۔ یعنی جب کسی سے لڑائی ہوئی اور پھر صلح ہوئی تو پھر دوبارہ جس سے صلح ہو گئی ہے اس کے پاس ذکر نہیں ہونا چاہئے کہ اس نے کیا کہا۔ یا کیا کیا۔ ’’مَیں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر کوئی شخص جس نے مجھے ہزاروں مرتبہ دجّال اور کذّاب کہا ہو اور میری مخالفت میں ہر طرح کوشش کی ہو اور وہ صلح کا طالب ہو تو میرے دل میں خیال بھی نہیں آتا اور نہیں آ سکتا کہ اس نے مجھے کیا کہا تھا اور میرے ساتھ کیا سلوک کیا تھا۔ ہاں خدا تعالیٰ کی عزت کو ہاتھ سے نہ دے۔ یہ سچی بات ہے کہ جو شخص چاہتا ہے کہ اس کی وجہ سے دوسروں کو فائدہ پہنچے اس کو کینہ ور نہیں ہونا چاہئے۔ اگر وہ کینہ ور ہو تو دوسروں کو اس کے وجود سے کیا فائدہ پہنچے گا؟ جہاں ذرا اس کے نفس اور خیال کے خلاف ایک امر واقع ہوا وہ انتقام لینے کو آمادہ ہو گیا۔ اسے تو ایسا ہونا چاہئے کہ اگر ہزاروں نشتروں سے بھی مارا جاوے پھر بھی پرواہ نہ کرے‘‘۔

فرمایا کہ: ’’میری نصیحت یہی ہے کہ دو باتوں کو یاد رکھو۔ ایک خدا تعالیٰ سے ڈرو دوسرے اپنے بھائیوں سے ایسی ہمدردی کرو جیسی اپنے نفس سے کرتے ہو۔ اگر کسی سے کوئی قصور اور غلطی سرزد ہو جاوے تو اسے معاف کرنا چاہئے۔ نہ یہ کہ اس پر زیادہ زور دیا جاوے اور کینہ کشی کی عادت بنا لی جائے‘‘۔ (ملفوظات جلد 5 صفحہ 69 جدید ایڈیشن)۔ بہت سی لڑائیاں صرف اس لئے چل رہی ہوتی ہیں کہ دلوں کے کینے دور نہیں ہوتے۔ پس صلح کرنے کی ضرورت ہے، دلوں کو صاف کرنے کی ضرورت ہے۔ اس لئے ہر ایک کو کینوں سے اپنے آپ کو صاف کرنا چاہئے۔

فرمایا کہ یہ تبھی ہو سکتا ہے تبھی ممکن ہے کہ اپنے بھائیوں سے اسی طرح ہمدردی کرو جیسی اپنے نفس سے کرتے ہو۔ ان کے حقوق ادا کرنے کے لئے بھی اسی طرح سوچو جس طرح اپنے حقوق لینے کے لئے سوچتے ہو۔ تو یہ پاک معاشرہ جب قائم ہوگا تو لڑائیاں بھی ختم ہو جائیں گی اور صلح کی بنیادیں بھی پڑ جائیں گی بلکہ صرف صلح ہی صلح ہوگی۔

پھر آپ فرماتے ہیں: ’’آپس میں صلح کاری اختیار کرو۔ صلح میں خیر ہے۔ جب وہ صلح کی طرف جھکیں تو تم بھی جھک جاؤ۔ خدا کے نیک بندے صلح کاری کے ساتھ زمین پر چلتے ہیں۔ اور اگر کوئی لغو بات کسی سے سنیں جو جنگ کا مقدمہ اور لڑائی کی ایک تمہید ہو تو بزرگانہ طور پر طرح دے کر چلے جاتے ہیں‘‘۔ یعنی بڑے وقار سے سلام کہہ کر ان سے الگ ہو جاتے ہیں۔ ’’اور ادنیٰ ادنیٰ بات پر لڑنا شروع نہیں کر دیتے۔ یعنی جب تک کوئی زیادہ تکلیف نہ پہنچے اس وقت تک ہنگامہ پردازی کو اچھا نہیں سمجھتے۔ اور صلح کاری کے محل شناس کا یہی اصول ہے کہ ادنیٰ ادنیٰ باتوں کو خیال میں نہ لاویں۔ اور معاف فرماویں .... صلح کاری کی یہ علامت ہے کہ ایسی بے ہودہ ایذا سے چشم پوشی فرماویں‘‘۔ (اسلامی اصول کی فلاسفی۔ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 349)

تو جیسا کہ مَیں پہلے بھی خطبوں میں کئی دفعہ کہہ چکا ہوں، آپ نے یہاں بھی فرمایا کہ لغویات سے پرہیز کرو گے تو صلح کی بنیاد پڑے گی۔ کیونکہ یہ لغویات جو ہیں، یہ گناہ کی باتیں جو ہیں یہی باتیں ہیں جو صلح سے دُور کرتی ہیں اور لڑائیوں کے قریب لاتی ہیں۔

پھر آپ نے فرمایا کہ: ’’تیسری قسم ترک شر کی اخلاق میں سے وہ قسم ہے کہ جس کو عربی میں ھُدنہ اور ھَوْن کہتے ہیں یعنی دوسرے کو ظلم کی راہ سے بدنی آزار نہ پہنچانا اور بے شر انسان ہونا اور صلح کاری کے ساتھ زندگی بسر کرنا۔ پس بلاشبہ صلح کاری اعلیٰ درجہ کا خلق ہے اور انسانیت کے لئے ازبس ضروری۔ اور اس خلق کے مناسب حال طبعی قوت جو بچہ میں ہوتی ہے جس کی تعدیل سے یہ

خُلق بنتا ہے الفت ہے یعنی خوگرفتگی ہے''۔یعنی کہ بچے میں یہ صفت ہوتی ہے۔آپ بچوں کو دیکھ لیں، آپس میں جب لڑتے بھی ہیں تو فوراً صلح میں بھی آجاتے ہیں۔اوران کے دلوں میں کینے بھی نہیں رہتے۔تو جب آپ اس کو سنوارتے ہیں مزید بہتر ہوتی ہے، صیقل ہوتی ہے۔اس عادت کو مزید ٹھیک کرتے ہیں یا اس عادت کو پختہ کرتے ہیں اور جب عادی ہو جاتے ہیں تو یہ خُلق بن جاتا ہے۔فرمایا:''یہ تو ظاہر ہے کہ انسان صرف طبعی حالت میں یعنی اس حالت میں کہ جب انسان عقل سے بے بہرہ ہو صلح کے مضمون کو نہیں سمجھ سکتا اور نہ جنگ جوئی کے مفہوم کو سمجھ سکتا ہے۔پس اس وقت ایک عادت موافقت کی اس میں پائی جاتی ہے وہی صلح کاری کی عادت کی جڑ ہے۔لیکن چونکہ وہ عقل اور تدبر اور خاص ارادہ سے تیار نہیں کی جاتی اس لئے خُلق میں داخل نہیں۔بلکہ خُلق میں تب داخل ہوگی کہ جب انسان بالارادہ اپنے تئیں بے شر بنا کر صلح کاری کے خُلق کو اپنے محل پر استعمال کرے۔اور بے محل استعمال کرنے سے مجتنب رہے۔اس میں اللہ جلشانہ یہ تعلیم فرماتا ہے (۔)

(الانفال: 2) (۔)(النساء: 129)(۔) (الانفال: 62)(۔) (الفرقان: 64)(۔) (الفرقان: 73)(۔) (حٰم السجدة: 35) یعنی آپس میں صلح کاری اختیار کرو۔صلح میں خیر ہے۔جب وہ صلح کی طرف جھکیں تو تم بھی جھک جاؤ۔خدا کے نیک بندے صلح کاری کے ساتھ زمین پر چلتے ہیں اور اگر کوئی لغوبات کسی سے سنیں جو جنگ کا مقدمہ اور لڑائی کی ایک تمہید ہو تو بزرگانہ طور پر طرح دے کر چلے جاتے ہیں''یعنی بچ کر نکل جاتے ہیں''اور ادنیٰ ادنیٰ بات پر لڑنا نہیں شروع کر دیتے۔یعنی جب تک کوئی زیادہ تکلیف نہ پہنچے اس وقت تک ہنگامہ پردازی کو اچھا نہیں سمجھتے۔اور صلح کاری کے محل شناس کا یہی اصول ہے کہ ادنیٰ ادنیٰ باتوں کو خیال میں نہ لاویں اور معاف فرماویں۔اور لغو کا لفظ جو اس آیت میں آیا ہے سو واضح ہو کہ عربی زبان میں لغو اس حرکت کو کہتے ہیں کہ مثلاً ایک شخص شرارت سے ایسی بکواس کرے بہ نیّت ایذا ایسا فعل اس سے صادر ہو''یعنی اس نیت سے کہ کسی کو تکلیف پہنچانی ہے، ایسا کام کرے۔''کہ دراصل اس سے کچھ ایسا حرج اور نقصان نہیں پہنچتا''۔کہ ایسا فعل بے شک اس سے ہو جائے لیکن اس سے کچھ نقصان نہ پہنچتا ہو۔یا صرف باتیں کر رہا ہو تو اس کو بخش دینا چاہئے۔فرمایا:''سو صلح کاری کی یہ علامت ہے کہ ایسی بیہودہ ایذا سے چشم پوشی فرماویں''۔اگر اس طرح کی باتیں ہیں کہ کسی کو نقصان نہیں پہنچ رہا تو اس سے چشم پوشی کرنی چاہئے۔اس کو معاف کر دینا چاہئے۔''اور بزرگانہ سیرت عمل میں لاویں''۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی ۔روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 348-349)

پھر آپ نے فرمایا:''اس جماعت کو تیار کرنے سے غرض یہی ہے کہ زبان، کان، آنکھ اور ہر ایک عضو میں تقویٰ سرایت کر جاوے۔تقویٰ کا نور اس کے اندر اور باہر ہو۔اخلاق حسنہ کا اعلیٰ نمونہ ہو اور بے جا غصہ اور غضب وغیرہ بالکل نہ ہو۔مَیں نے دیکھا ہے کہ جماعت کے اکثر لوگوں میں غصّہ کا نقص اب تک موجود ہے۔تھوڑی تھوڑی سی بات پر کینہ اور بغض پیدا ہو جاتا ہے۔اور آپس میں لڑ جھگڑ پڑتے ہیں۔ایسے لوگوں کا جماعت میں سے کچھ حصہ نہیں ہوتا۔اور مَیں نہیں سمجھ سکتا کہ اس میں کیا دقّت پیش آتی ہے کہ اگر کوئی گالی دے اور دوسرا چپ کر رہے اور اس کا جواب نہ دے۔ہر ایک جماعت کی اصلاح اول اخلاق سے شروع ہوا کرتی ہے۔چاہئے کہ ابتداء میں صبر سے تربیت میں ترقی کرے اور سب سے عمدہ ترکیب یہ ہے کہ اگر کوئی بدگوئی کرے تو اس کے لئے دردِ دل سے دعا کرے کہ اللہ تعالیٰ اس کی اصلاح کر دیوے۔اور دل میں کینہ کو ہرگز نہ بڑھاوے۔جیسے دنیا کے قانون ہیں ویسے خدا کا بھی قانون ہے۔جب دنیا اپنے قانون کو نہیں چھوڑتی تو اللہ تعالیٰ اپنے قانون کو کیسے چھوڑے۔پس جب تک تبدیلی نہ ہوگی تب تک تمہاری قدر اس کے نزدیک کچھ نہیں۔خدا تعالیٰ ہرگز پسند نہیں کرتا کہ حلم اور صبر اور عفو جو کہ عمدہ صفات ہیں ان کی جگہ درندگی ہو۔اگر تم ان صفات حسنہ میں کوئی ترقی کرو گے تو بہت جلد خدا تک پہنچ جاؤ گے''۔

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 99 ۔جدید ایڈیشن)

پس ہر ایک کو اپنا جائزہ لینا چاہئے کہ وہ اس معیار پر پورا اتر رہا ہے جو حضرت اقدس مسیح موعود ہم سے امید رکھ رہے ہیں۔نہ یہ کہ ہم ایک دوسرے کی طرف دیکھتے رہیں، ایک دوسرے سے یہ توقع رکھیں کہ وہ اپنی اصلاح کرے اور اپنی طرف نظر ہی نہ ہو۔

پھر آپ فرماتے ہیں:''سو میں حکم دیتا ہوں کہ جو میری فوج میں داخل ہیں وہ ان خیالات کے مقام سے پیچھے ہٹ جائیں۔دلوں کو پاک کریں اور اپنے انسانی رحم کو ترقی دیں اور درد مندوں کے ہمدرد بنیں۔زمین پر صلح پھیلا دیں کہ اس سے اُن کا دین پھیلے گا۔اور اس سے تعجب مت کریں کہ ایسا کیونکر ہوگا۔کیونکہ جیسا کہ خدا نے بغیر توسط معمولی اسباب کے جسمانی ضرورتوں کے لئے حال کی نئی ایجادوں میں زمین کے عناصر اور زمین کی تمام چیزوں سے کام لیا ہے اور ریل گاڑیوں کو گھوڑوں سے بھی زیادہ دوڑا کر دکھلا دیا ہے۔ایسا ہی اب وہ روحانی ضرورتوں کے لئے بغیر توسط انسانی ہاتھوں کے آسمان کے فرشتوں سے کام لے گا۔بڑے بڑے آسمانی نشان ظاہر ہوں گے اور بہت سی چمکیں پیدا ہوں گی جن سے بہت سی آنکھیں کھل جائیں گی۔تب آخر میں لوگ سمجھ جائیں گے کہ جو خدا کے سوا انسانوں اور دوسری چیزوں کو خدا بنایا گیا تھا یہ سب غلطیاں تھیں۔سو تم صبر سے دیکھتے رہو کیونکہ خدا اپنی توحید کے لئے تم سے زیادہ غیرتمند ہے اور دعا میں لگے رہو ایسا نہ ہو کہ نافرمانوں میں لکھے جاؤ۔اے حق کے بھوکو اور پیاسو! سن لو کہ یہ وہ دن ہیں جن کا ابتداء سے وعدہ تھا۔خدا ان قصوں کو بہت لمبا نہیں کرے گا اور جس طرح تم دیکھتے ہو کہ جب ایک بلند مینار پر چراغ رکھا جائے تو دُور دُور تک اس کی روشنی پھیل جاتی ہے اور یا جب آسمان کے ایک طرف بجلی چمکتی ہے تو سب طرفیں ساتھ ہی روشن ہو جاتی ہیں ایسا ہی ان دنوں میں ہوگا''۔

(گورنمنٹ انگریزی اور جہاد روحانی خزائن۔ جلد 17 صفحہ 15-16)

پس ہمیں چاہئے کہ ہم سب ان نصائح پر عمل کرنے والے ہوں۔یہ جھگڑے، لڑائیاں اور فساد انفرادی ہوں، گروہی ہوں، یا ملکی ہوں، ان کی بنیادی وجہ یہی ہے کہ خدا کے سوا اس دنیا کی مادی چیزوں کو خدا بنایا ہوا ہے۔پس آج ہر احمدی کو یہ بھی کوشش کرنی چاہئے، یہ بھی عہد کرنا چاہئے کہ دنیا میں صلح کاری کی بنیاد ڈالنے کے لئے آپس میں صلح کو رواج دینے کے لئے اِن دنیاوی خداؤں کو بھی توڑنا ہوگا اور اِسی میں ہماری بقا ہے، اسی میں ہماری زندگی ہے۔اس لئے اللہ تعالیٰ نے جو ہمیں دعا سکھائی ہے۔اس کا میں پہلے ذکر کر آیا ہوں کہ ہدایت کے بعد ہمارے دل کہیں ٹیڑھے نہ ہو جائیں، یہ دعا کرتے رہنا چاہئے۔اور یہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی ہو سکتا ہے۔پس اللہ سے فضل مانگتے رہیں، اس سے رحم مانگتے رہیں، اس کے حکموں کے مطابق عمل کرنے کی کوشش کرتے رہیں اور پھر جیسا کہ فرمایا اللہ کے فیصلوں کا انتظار کریں۔دیکھیں کس طرح خدا تعالیٰ آتا ہے۔اب آخری اقتباس پڑھتا ہوں۔

آپ نے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:''پس اٹھو اور توبہ کرو اور اپنے مالک کو نیک کاموں سے راضی کرو اور یاد رکھو اعتقادی غلطیوں کی سزا تو مرنے کے بعد ہے اور ہندو یا عیسائی یا (۔) ہونے کا فیصلہ تو قیامت کے دن ہوگا۔لیکن جو شخص ظلم اور تعدی اور فسق و فجور میں حد سے بڑھتا ہے اس کو اسی جگہ سزا دی جاتی ہے۔ تب وہ خدا کی سزا سے کسی طرح بھاگ نہیں سکتا۔سو اپنے خدا کو جلدی راضی کر لو اور قبل اس کے کہ وہ دن آوے جو خوفناک دن ہے.........تم خدا سے صلح کر لو۔وہ نہایت درجہ کریم ہے۔ایک دم کے گداز کرنے والی توبہ سے ستر برس کے گناہ بخش سکتا ہے۔اور یہ مت کہو کہ توبہ منظور نہیں ہوتی''۔یہ ستر برس کے گناہ سے مراد لیلۃ القدر ہی ہے۔''یاد رکھو کہ تم اپنے اعمال سے کبھی بچ نہیں سکتے۔ہمیشہ فضل بچاتا ہے نہ اعمال۔اے خدائے کریم و رحیم ہم سب پر فضل کر کہ ہم تیرے بندے اور تیرے آستانہ پر گرے ہیں''۔اللہ تعالیٰ اس کی توفیق دے۔

(لیکچر لاہور۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 174)

ہر ایک بیت العلم کی کنجی دعا ہے اس لئے دعاؤں میں لگ جاؤ

محمود مجیب اصغر صاحب

میرے زخموں پر لگا مرہم کہ میں رنجور ہوں
میری فریادوں کو سن میں ہو گیا زار و نزار
(درثمین)

حضرت مسیح موعود نے دعاؤں پر بہت زور دیا ہے اور اپنی کتب میں بکثرت دعا کا فلسفہ، ضرورت، ماہیت اور قبولیت اور شرائط اور آداب وغیرہ بیان فرمائے ہیں۔ اس سلسلہ میں آپ کی کتاب ''برکات الدعا'' خاص اس موضوع پر ہے۔ آپ کو بطور خاص دعا کا نشان دیا گیا اور دعا کے ذریعے آپ نے دنیا کے اس دور میں ایک زبردست انقلاب پیدا کیا۔ آپ کی دعا کے بارہ میں تمام تحریرات کو یکجا تو نہیں کیا جاسکتا۔ تاہم بعض اہم امور اقتباسات کی شکل میں افاضۂ عام کے لئے پیش ہیں۔

بار بار دعا کے لئے رغبت

قرآن کریم کی سورۃ المومن آیت 61 کے حوالے سے حضرت مسیح موعود نے فرمایا:۔

''تم دعا کرو میں قبول کروں گا اور بار بار دعا کے لئے رغبت دلائی تا انسان اپنی طاقت سے نہیں بلکہ خدا کی طاقت سے پاوے۔'' (اسلامی اصول کی فلاسفی)

مورخہ 13 جون 1905ء کے ایک الہام کے ذکر میں فرمایا:۔

''تو در منزل ماچو بار بار آئی۔ خدا ابر رحمت ببار بدیانے۔ اس کے معنی دونوں طرح ہوسکتے ہیں ایک تو یہ کہ کیا خدا نے ابر رحمت برسایا یا نہ برسایا یعنی ضرور برسایا اور دوسرا یہ لفظ ابر رحمت خدا کا بدل ہے اور اس طرح یہ معنے ہوں گے کہ خدا خود ہی ابر رحمت ہے وہ برسایا نہ برسا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جو انسان بار بار دعا کرتا ہے گویا خدا کے گھر میں جاتا ہے اور آخر کار خدا اس کی سنتا ہے۔''

(تذکرہ ایڈیشن چہارم ص 554 حاشیہ بدر 8 جون 1905ء)

ہر ایک برکت آسمان سے ہی اترتی ہے

حضرت مسیح موعود نے فرمایا:۔

''تم ان لوگوں کے پیرو مت بنو جنہوں نے سب کچھ دنیا کو ہی سمجھ رکھا ہے۔ چاہئے کہ تمہارے ہر کام میں خواہ دنیا کا ہو خواہ دین کا خدا سے طاقت اور توفیق مانگنے کا سلسلہ جاری رہے لیکن نہ صرف خشک ہونٹوں سے بلکہ چاہئے کہ تمہارا سچ مچ یہ عقیدہ ہو کہ ہر ایک برکت آسمان سے اترتی ہے۔

تم راست باز اس وقت بنوگے جب تم ایسے ہوجاؤ کہ ہر ایک کام کے وقت، ہر ایک مشکل کے وقت قبل اس کے جو تم کوئی تدبیر کرو اپنا دروازہ بند کرو اور خدا کے آستانہ پر گرو کہ ہمیں یہ مشکل پیش ہے اپنے فضل سے مشکل کشائی فرما تب روح القدس تمہاری مدد کرے گی اور غیب سے کوئی راہ تمہارے لئے کھولی جائے گی۔''

(کشتی نوح)

خدا کو ہر چیز پر قادر سمجھو

فرمایا:۔

''اس شخص کی دعا کیونکر منظور ہو اور خود کیوں کر اس کو بڑی مشکلات کے وقت جو اس کے نزدیک قانون قدرت کے مخالف ہیں دعا کرنے کا حوصلہ پڑے جو خدا کو ہر ایک چیز پر قادر نہیں سمجھتا۔ مگر اے سعید انسان! تو ایسا مت کر۔ تیرا خدا وہ ہے جس نے بے شمار ستاروں کو بغیر ستون کے لٹکا دیا اور جس نے زمین و آسمان کو محض عدم سے پیدا کیا۔ کیا تو اس پر بدظنی رکھتا ہے کہ وہ تیرے کام میں عاجز آجائے گا۔''

(کشتی نوح)

''دعا کے ذریعہ سے دنیا کی کل حکمتیں ظاہر ہوتی ہیں اور ہر ایک بیت العلم کی کنجی دعا ہی ہے اور کوئی علم و معرفت کا دقیقہ نہیں جو بغیر اس کے ظہور میں آیا ہے''۔ (پیغام صلح)

توکل اور دعا

فرمایا:۔

''توکل یہی ہے کہ اسباب جو اللہ تعالیٰ نے کسی امر کے حاصل کرنے کے واسطے مقرر کئے ہوئے ہیں ان کو حتی المقدور جمع کرو اور پھر خود دعاؤں میں لگ جاؤ۔'' (الحکم 24 مارچ 1903ء)

صبر اور استقلال

فرمایا:۔

''یاد رکھو کوئی آدمی دعا سے فیض نہیں اٹھا سکتا جب تک وہ صبر میں حد نہ کردے اور استقلال کے ساتھ دعاؤں میں نہ لگا رہے۔ اللہ تعالیٰ پر کبھی بدظنی اور بدگمانی نہ کرے۔ اس کو تمام قدرتوں اور ارادوں کا مالک تصور کرے۔ یقین کرے۔ پھر صبر کے ساتھ دعاؤں میں لگا رہے۔ وہ وقت آجائے گا کہ اللہ تعالیٰ اس کی دعاؤں کو سن لے گا اور اسے جواب دے گا۔ جو لوگ اس نسخہ کو استعمال کرتے ہیں وہ کبھی بدنصیب اور محروم نہیں ہوسکتے بلکہ یقیناً وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوتے ہیں۔

خدا تعالیٰ کی قدرتیں اور طاقتیں بے شمار ہیں۔ اس نے انسان کی تکمیل کے لئے دیر تک صبر کا قانون رکھا ہے۔ پس اس کو وہ بدلتا نہیں اور جو چاہتا ہے کہ وہ اس قانون کو اس کے لئے بدل دے وہ گویا اللہ تعالیٰ کی جناب میں گستاخی کرتا اور بے ادبی کی جرأت کرتا ہے۔

پھر یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ بعض لوگ بے صبری سے کام لیتے ہیں اور مداری کی طرح چاہتے ہیں کہ ایک دم میں سب کام ہو جائیں۔ میں کہتا ہوں کہ اگر بے صبری کرے تو بھلا بے صبری سے خدا تعالیٰ کا کیا بگاڑے گا۔ اپنا ہی نقصان کرے گا۔ بے صبری کرکے دیکھ لے وہ کہاں جائے گا۔

میں ان باتوں کو کبھی نہیں مان سکتا اور درحقیقت یہ جھوٹے قصے اور فرضی کہانیاں ہیں کہ فلاں فقیر نے پھونک مار کر یہ بنا دیا اور وہ کر دیا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی سنت اور قرآن شریف کے خلاف ہے۔ اس لئے ایسا کبھی نہیں ہوسکتا۔'' (ملفوظات جلد دوم)

تیری درگاہ میں نہیں رہتا کوئی بھی بے نصیب
شرط رہ پر صبر ہے اور ترک نام اضطرار

دعا کی ضرورت

فرمایا:۔

''انسان کمزور ہے جب تک دعا سے قوت اور تائید نہیں پاتا اس دشوار گزار منزل کو طے نہیں کرسکتا۔ خود اللہ تعالیٰ انسان کی کمزوری اور اس کے ضعف حال کے متعلق ارشاد فرماتا ہے۔(-) (نساء:29) یعنی انسان ضعیف اور کمزور بنایا گیا ہے پھر باوجود اس کی کمزوری کے اپنی ہی طاقت سے ایسے عالی درجہ اور ارفع مقام کے حاصل کرنے کا دعویٰ کرنا سراسر خام خیالی ہے۔ اس کے لئے دعا کی بہت ضرورت ہے۔''

(الحکم 24 ستمبر 1904ء)

دعا کی ماہیت

جس وقت بندہ کسی سخت مشکل میں مبتلا ہوکر خدا تعالیٰ کی طرف کامل یقین اور کامل امید اور کامل محبت اور کامل وفاداری اور کامل ہمت کے ساتھ جھکتا ہے اور نہایت درجہ کا بیدار ہوکر غفلت کے پردوں کو چیرتا ہوا فنا کے میدانوں میں آگے سے آگے نکل جاتا ہے۔ پھر آگے کیا دیکھتا ہے کہ بارگاہ الوہیت ہے اور اس کے ساتھ کوئی شریک نہیں تب اس کی روح اس آستانہ پر سر رکھ دیتی ہے اور قوت جذب جو اس کے اندر رکھی گئی ہے وہ خدا تعالیٰ کی عنایات کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔ تب اللہ جلشانہٗ اس کام کے پورا کرنے کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور اس کی دعا کا اثر ان تمام مبادی اسباب پر ڈالتا ہے جن سے ایسے اسباب پیدا ہوتے ہیں جو اس مطلب کے حاصل ہونے کے لئے ضروری ہیں۔ مثلاً اگر بارش کے لئے دعا ہے تو بعد استجابت دعا کے وہ اسباب طبعیہ جو بارش کے لئے ضروری ہیں اس دعا کے اثر سے پیدا کئے جاتے ہیں......

اسی وجہ سے یہ بات ارباب کشف اور کمال کے نزدیک بڑے بڑے تجارب سے ثابت ہوچکی ہے کہ کامل کی دعا میں ایک قوت تکوین پیدا ہوجاتی ہے۔ یعنی باذنہٖ تعالیٰ وہ دعا عالم سفلی اور علوی میں تصرف کرتی ہے اور عناصر اور اجرام فلکی اور انسانوں کے دلوں کو اس طرف لے آتی ہے جو طرف مؤید مطلوب ہے......

وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گزرا کہ لاکھوں مردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہوگئے اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا ہوئے اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے اور دنیا میں یک دفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا۔ کچھ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا؟ وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں۔ جنہوں نے دنیا میں شور مچا دیا اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں کہ جو اس امی بے کس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں۔......

اور میں اپنے ذاتی تجربہ سے بھی دیکھ رہا ہوں کہ دعاؤں کی تاثیر آب و آتش کی تاثیر سے بڑھ کر ہے بلکہ اسباب طبعیہ کے سلسلہ میں کوئی چیز ایسی عظیم التاثیر نہیں جیسی کہ دعا ہے۔ (برکات الدعا)

مامور من اللہ کی دعائیں

فرمایا:۔

''مامور من اللہ کی دعاؤں کا کل جہان پر اثر ہوتا ہے اور یہ خدا تعالیٰ کا ایک باریک قانون ہے جس کو ہر ایک شخص نہیں سمجھ سکتا ...... شفیع کو قانون قدرت چاہتا ہے اس کو ایک تعلق شدید خدا تعالیٰ سے ہوتا ہے اور دوسرا مخلوق سے۔ مخلوق کی ہمدردی اس میں اس قدر ہوتی ہے کہ یوں کہنا چاہئے کہ اس کے قلب کی بناوٹ ہی ایسی ہوتی ہے کہ وہ ہمدردی کے لئے جلد متاثر ہو جاتا ہے اس لئے وہ خدا سے لیتا ہے اور اپنی عقد ہمت اور توجہ سے مخلوق کو پہنچاتا ہے اور اپنا اثر اس پر ڈالتا ہے۔ انسان کی دعا اور توجہ کے ساتھ مصیبت کا رفع ہونا یا معصیت اور ذنوب کا کم ہونا یہ سب شفاعت کے نیچے ہے۔ توجہ سب پر اثر کرتی ہے خواہ مامور کو اپنے ساتھ تعلق رکھنے والے کا نام اور (پتا) بھی یاد ہو نہ ہو......

ایک طرف تو آنحضرت ﷺ کو فرمایا (-) (توبہ:103) تیری صلوٰۃ سے ان کو ٹھنڈ پڑ جاتی ہے اور جوش و جذبات کی آگ سرد ہوجاتی ہے۔ دوسری طرف فلیستجیبوا لی (البقرۃ:187) کا بھی حکم فرمایا۔ ان دونوں آیتوں کو ملانے سے دعا کرنے اور دعا کرانے والے کے تعلقات پھر ان تعلقات سے جو نتائج پیدا ہوتے ہیں ان کا بھی پتہ لگتا ہے کیونکہ صرف اسی بات پر

منحصر کر دیا کہ آنحضرتؐ کی شفاعت اور دعا ہی کافی ہے اور خود کچھ نہ کیا جاوے اور نہ یہی فلاح کا باعث ہوسکتا ہے کہ آنحضرتؐ کی شفاعت اور دعا کی ضرورت ہی نہ سمجھی جاوے......دعا اسی کو فائدہ پہنچا سکتی ہے جو خود بھی اپنی اصلاح کرتا ہے۔

(تفسیر سورۃ البقرۃ ص 354 تا 356)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

''اس عاجز پر ظاہر کیا گیا ہے کہ جو بات اس عاجز کی دعا کے ذریعہ سے رد کی جائے گی وہ کسی اور ذریعہ سے قبول نہیں ہوسکتی اور جو دروازہ اس عاجز کے ذریعہ سے کھولا جائے وہ کسی اور ذریعہ سے بند نہیں ہوسکتا۔'' (تذکرہ ایڈیشن چہارم ص 178)

آپ اپنی کیفیت بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

''یہ عاجز اپنی زندگی کا مقصد اعلیٰ یہی سمجھتا ہے کہ اپنے لئے اور اپنے عزیزوں اور دوستوں کے لئے ایسی دعائیں کرنے کا وقت پاتا رہے کہ جو رب العرش تک پہنچ جائیں اور دل تو ہمیشہ تڑپتا ہے کہ ایسا وقت ہمیشہ میسر آجایا کرے مگر یہ بات اپنے اختیار میں نہیں۔'' (مکتوبات احمدیہ جلد اول مکتوب نمبر 15)

جہنمی کون؟

عطاء الحق قاسمی اپنے کالم میں لکھتے ہیں:۔

مجھے علماء سے پوچھنا ہے کہ وہ بداعمالی کسے سمجھتے ہیں؟ مجھے اس سوال کا جواب معلوم ہے مگر ایک بار پھر تسلی کرنا چاہتا ہوں۔

میں یہ سوال ذرا وضاحت سے بیان کرتا ہوں۔ ایک شخص خدا اس کے رسول اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ عبادت میں بھی کوتاہی نہیں کرتا۔ وہ نماز پڑھتا ہے، روزے رکھتا ہے، عمرے اور حج کرتا ہے اور نعت خوان پر ہزاروں روپے نچھاور کرتا ہے مگر وہ جھوٹ بولتا ہے، ملاوٹ کرتا ہے، منشیات فروش ہے، جعلی اشیاء تیار کرتا ہے اور فروخت کرتا ہے۔ وہ منافع خور ہے، ذخیرہ اندوز ہے، قتل کرتا ہے، ڈاکے مارتا ہے، بغیر تحقیق کے لوگوں پر تہمتیں لگاتا ہے، لوگوں کی جائیدادوں پر قبضے کرتا ہے، رشوت لیتا ہے، بدعہد ہے اور اس کے علاوہ ان دوسرے گناہوں میں سے کسی ایک یا ایک سے زیادہ گناہوں میں ملوث ہے جن میں سے دوسروں کی عزت جان اور مال کو خطرہ ہے تو کیا اس کی یہ انفرادی نیکیاں جو معاشرے کی بہتری کا سبب نہیں بن رہیں اسے جنت میں لے جائیں گی یا جہنم میں دھکیلیں گی؟

دوسری طرف ایک ایسا شخص ہے جو نہ صرف یہ کہ عبادات میں کمزور ہے بلکہ وہ ذاتی نوعیت کے گناہوں کا بھی مرتکب ہوتا ہے مگر وہ غریبوں کا ہمدرد ہے، پورا تولتا ہے، ملاوٹ نہیں کرتا، کسی کا حق نہیں مارتا، کسی پر تہمت نہیں دھرتا، منافع خوری اور ذخیرہ اندوزی نہیں کرتا، کسی کی جائیداد پر قبضہ نہیں کرتا، بدعہدی نہیں کرتا اور ان میں سے کوئی گناہ بھی نہیں کرتا جن کا اوپر کی سطور میں ذکر کیا گیا ہے تو کیا یہ شخص جہنم میں جائے گا؟

میں جانتا ہوں علماء کے پاس اس سوال کا کیا جواب ہے۔ ان کے نزدیک خلق خدا کو آزار پہنچانے والا شخص اگر کلمہ گو ہے تو جس شخص سے اسے تکلیف پہنچی ہے وہ اسے اگر معاف کر دے تو اسے جہنم کا ٹریلر دکھا کر جنت میں بھیج دیا جائے گا اور اگر معاف نہ کرے تو بھی بالآخر اسے جنت میں ہی جانا ہے جبکہ عبادات سے منکر شخص کافر ہے اور اس کا کوئی نیک عمل اس کے کام نہیں آئے گا اور اسے جہنم رسید کر دیا جائے گا ہاں اگر وہ ماننے والا ہے مگر باعمل نہیں ہے تو اسے بھی سزا دے کر جنت میں بھیج دیا جائے گا۔

تاہم علماء کا یہ نقطہ نظر محض اصولی ہے اس کے برعکس ان کا سارا زور عبادات پر ہے۔ انہوں نے مسلسل ہمیں یہ بتایا ہے کہ سچا مسلمان وہ ہے جو نماز پڑھتا ہے، روزے رکھتا ہے، حج کرتا ہے اور زکوٰۃ دیتا ہے انہوں نے ایسے شخص کی بداعمالیوں کی طرف ہمارا دھیان ہی نہیں جانے دیا جس کے دیگر اعمال معاشرے کو تباہ کر رہے ہیں۔ دوسری طرف اعلیٰ اخلاقی اوصاف کے حامل شخص کے ذاتی گناہوں کے خلاف اتنی نفرت پیدا کی گئی ہے کہ اس کے نیک اعمال زیرو ہو کر رہ جاتے ہیں۔ ہماری نظروں میں خلق خدا کی تباہی کا سامان پیدا کرنے والے عبادت گزار شخص کی بجائے وہ شخص ''فاسق وفاجر'' ٹھہرتا ہے جو نیک اعمال کا حامل ہے اور اس کی طرف سے خلق خدا کو ٹھنڈی ہوا آتی ہے مگر عبادات میں کوتاہی کا مرتکب ہوتا ہے یا ذاتی نوعیت کے گناہوں کا مرتکب ہوتا ہے۔ اس برین واشنگ کے نتیجے میں ہمارا معاشرہ انتہائی مذہبی اور انتہائی کرپٹ ہو گیا ہے کیونکہ اسے پتہ ہے کہ کون ''نیک'' اور کون ''گناہ گار'' ہے۔ علماء کو صورتحال میں بہتری کے لئے اپنا مثبت کردار ادا کرنا ہوگا۔ انہیں لوگوں کو بتانا ہوگا کہ بے شک اللہ تعالیٰ کی ذات غفور الرحیم ہے۔ حضور سرور کائناتؐ شافع محشر ہیں لیکن روز محشر کروڑوں کلمہ گوؤں کی زندگی کو عذاب بنانے والے ''کلمہ گو، عبادت گزار'' شخص کی نمازیں اور روزے اس کے منہ پر مار دیئے جائیں گے اگر اس کی باقی زندگی بد اعمالیوں سے بھری پڑی ہے تو اسے صرف جہنم کا ٹریلر نہیں دکھایا جائے گا بلکہ اس کا مستقل ٹھکانہ جہنم ہوگا۔ اگر علماء یہ کام نہیں کریں گے تو کرپٹ معاشرے کی زد میں جہاں دوسرے لوگ آ رہے ہیں اس کے نقصانات اور تباہی سے علماء اور ان کی آل اولاد بھی محفوظ نہیں رہ سکے گی۔ صرف یہی نہیں بلکہ اسلامی تعلیمات پر بھی حرف آئے گا۔ اغیار کہیں گے کہ نماز بے حیائی سے نہیں روکتی۔ عبادات انسان کو اچھا انسان بنانے میں معاون ثابت نہیں ہوتیں۔ علمائے کرام یہ بات ذہن میں ضرور رکھیں کہ قیامت کے روز جہاں وہ اللہ کے حضور پیش ہوں گے وہاں انہوں نے حضور سرور کائناتؐ کو بھی منہ دکھانا ہے۔ اگر انہوں نے پوچھ لیا کہ تم نے میرے ماننے والوں کی زندگیوں کو عذاب بنانے والوں کے لئے دلوں میں نرم گوشہ کیوں پیدا کیا تو وہ کیا جواب دیں گے؟

(روزنامہ جنگ 23 اکتوبر 2004ء)

عزیز ہومیو پیتھک گولبازار ربوہ

فون 212399:

نوٹ

جمعۃ المبارک کو سٹور کلینک موسم کے اوقات کے مطابق کھلا رہے گا۔ انشاء اللہ

سانحہ ارتحال

محترم حافظ پرویز اقبال صاحب نائب پرنسپل مدرسۃ الحفظ اطلاع دیتے ہیں کہ ان کے چچا مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب سروعہ ابن چوہدری محمد دین صاحب آف چک 84 فتح ضلع بہاولپور مورخہ 19 فروری 2005ء کو بعمر 70 سال بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اسی دن بعد از نماز عشاء خاکسار نے نماز جنازہ پڑھائی اور وہیں مقامی قبرستان میں تدفین کے بعد دعا بھی خاکسار نے کروائی۔ مرحوم پابند صوم وصلوٰۃ اور تہجد گزار تھے۔ آپ نے بیوہ کے علاوہ اپنی یادگار 9 بیٹیاں اور 3 بیٹے چھوڑے ہیں۔ میرے بھائی مکرم جاوید اقبال صاحب مقیم جرمنی ان کے داماد ہیں۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

سالانہ امتحانات شروع ہونے والے ہیں
اس لئے خوب تیاری کریں اور اگر رفیق دماغ کا استعمال ساتھ جاری رہے تو رزلٹ اللہ کے فضل کے ساتھ توقع کے مطابق ہوگا۔ بچوں اور بڑوں کے لئے یکساں مفید ہے
رفیق دماغ۔ کمزور ذہن کے بچوں کو ضرور استعمال کرائیں
قیمت فی ڈبی -/25 روپے کورس 3 ڈبیاں
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:04524-212434 Fax:213966

نیو راحت علی جیولرز
اکبر بازار شیخوپورہ۔
فون دوکان: 04931-5318
رہائش: 54991
سنگھار سنٹر مکلیگن روڈ وی مال۔ لاہور
فون دکان: 7320977-7237679
موبائل: 0300-9488027
رہائش: 042-5161681

KOH-I-NOOR
STEEL TRADERS
220 LOHA MARKET LAHORE
Importers and Dealers Pakistan Steel
Deals in cold Rolled,Hot Rolled,
Galvanized Sheets & Coils
Tel:7630055-7650490-91 Fax:7630088
Email : bilalwz@wol.net.pk
Talib-e-Dua,Mian Mubarik Ali

جنود ڈینٹل لیبارٹری
بلاک 12 سرگودھا
فل سیٹ، فکس دانت، برج، کراؤن، پورسلین ورک کیلئے
فون: 0451-713878 موبائل: 0320-5741490
Email:m.jonnud@yahoo.com

خان نیم پلیٹس
سکرین پرنٹنگ، شیلڈز، گرافک ڈیزائننگ
ویکیم فارمنگ، بلسٹر پیکنگ، فوٹو ID کارڈز
ٹاؤن شپ لاہور فون: 5150862-5123862
Email:knp_pk@yahoo.com

کراچی اور سنگاپور کے K-21 اور K-22 کے فینسی زیورات کا مرکز
العمران جیولرز
فون شوروم 0432-594674
الطاف مارکیٹ۔ بازار کاٹھیاں والا۔ سیالکوٹ

اعلان دارالقضاء

(مکرم عمر حیات صاحب بابت ترکہ مکرم حکیم محمد صدیق صاحب)

مکرم عمر حیات صاحب ساکن فیکٹری ایریا ربوہ نے درخواست ہے کہ میرے والد مکرم حکیم محمد صدیق صاحب ولد مکرم اللہ دتہ صاحب بقضائے الٰہی وفات پا چکے ہیں۔ قطعہ نمبر 9/4 دارالعلوم شرقی برقبہ دس مرلے 148 مربع فٹ ان کے نام بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ اس رقبہ کو درخواست کے مطابق ورثاء کے نام منتقل کر دیا جائے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

(1) مکرم عمر حیات صاحب (پسر)

(2) محترمہ صفیہ بیگم صاحبہ (دختر)

(3) مکرم محمد انوار صاحب (پسر) وفات یافتہ

مکرم محمد انوار صاحب (پسر) وفات یافتہ کے ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

(i) محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ (بیوہ) (ii) مکرم اثمار احمد صاحب (پسر) (iii) محترمہ نازیہ انوار صاحبہ (دختر)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

درخواست دعا

مکرم نعیم اللہ باجوہ صاحب انسپکٹر وقف جدید لکھتے ہیں۔ خاکسار کی دو بیٹیاں نغمانہ اوج بعمر 12 سال اور مومل عروج بعمر 9 سال گزشتہ 4 دنوں سے بخار میں مبتلا ہیں۔ نیز خاکسار کی والدہ محترمہ نسیم اختر صاحبہ اہلیہ مکرم شاہ نواز باجوہ صاحب مقیم نوکوٹ (سندھ) بعارضہ قلب بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے کامل شفایابی کیلئے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔

بقیہ صفحہ 1

الحفظ اور نظارت تعلیم کے نوٹس بورڈ پر آویزاں کر دی جائیگی۔ تدریس کا آغاز مورخہ 16۔اپریل بروز ہفتہ ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ حتمی داخلہ ایک ماہ کی تدریسی کارکردگی پر دیا جائے گا۔

ایڈریس: نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان

پوسٹ کوڈ: 35460 فون: 04524-212473

ربوہ میں طلوع وغروب یکم مارچ 2005ء

طلوع فجر	5:13
طلوع آفتاب	6:34
زوال آفتاب	12:21
وقت عصر	4:24
غروب آفتاب	6:08
وقت عشاء	7:30

جائیداد کی خرید وفروخت کا بااعتماد ادارہ
مین بازار
شاہد اسٹیٹ ایجنسی نشاط کالونی لاہور کینٹ
طالب دعا شاہد مسعود
فون آفس 5745695 موبائل: 0320-4620481

AL-FAZAL JEWELLERS
YADGAR CHOWK RABWAH
PH:04524-213649

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی: محمد اشرف بلال
اوقات کار: موسم سرما: صبح 9 بجے تا 4½ بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 1½ بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور

BABY HOUSE
پرام، واکر، بے بی کاٹ اور ایکسر سائز مشین جھولے وغیرہ دستیاب ہیں۔
Y.M.C.A بلڈنگ دکان نمبر 1 بالمقابل سیکنڈ وولڈ نیلا گنبد لاہور۔ فون: 7324002

نسیم جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دکان 212837 رہائش: 214321

22 قیراط لوکل، امپورٹڈ اور ڈائمنڈ زیورات کا مرکز
Mob: 0300-9491442 TEL:042-6684032
دلہن جیولرز
Dulhan Jewellers
Gold Palace Plaza. Shop # 1, Defence Chowk, Main Boulevard Defence Society, Lahore Cantt.
طالب دعا قدیر احمد، حفیظ احمد

البشیرز
معروف قابل اعتماد نام
پیچ
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات وملبوسات
اب چوکی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں بااعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، شوروم ربوہ
فون شوروم چوکی 04942-423173-04524-214510

نئی پرانی گاڑیوں کا مرکز
محمود موٹرز
رابطہ: مظفر محمود
فون: 5162622، 5170255
555A مولانا شوکت علی روڈ، نزد جناح ہسپتال فیصل ٹاؤن۔ لاہور

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون وبیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:211550 Fax 04524-212980
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

ہمارا نصب العین۔ دیانت۔ محنت۔ عمل پیہم
ہیون ہاؤس پبلک سکول۔ رجسٹرڈ دارالصدر غربی القمر (ربوہ)
نرسری تا ہشتم۔ مکمل انگلش میڈیم
اپنے بچوں کیلئے محفوظ وصحت مندانہ ماحول، اعلیٰ تعلیم وتربیت اور سٹینڈرڈ Spoken English کی منفرد اور کامیاب پریکٹس کیلئے خاص طور پر ہماری A1 نرسری اور پریپ کلاسز سے فائدہ اٹھائیں۔
پرنسپل پروفیسر راجا نصر اللہ خان۔ فون نمبر 211039

6 فٹ سالڈ ڈش اور ڈیجیٹل سیٹلائٹ پر MTA کی کرسٹل کلیئر نشریات کے لئے
فریج۔ فریزر۔ واشنگ مشین
T.V۔ گیزر۔ ائرکنڈیشنر
سپلٹ۔ ٹیپ ریکارڈر
وی سی آر بھی دستیاب ہیں
عثمان الیکٹرونکس
1۔لنک میکلوڈ روڈ بالمقابل جودھا مل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور
طالب دعا: انعام اللہ
7231680
7231681
7223204
7353105
Email:uepak@hotmail.com

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا میں خاک تھا اسی نے ثریا بنا دیا
ڈیلران: ریفریجریٹر، ڈیپ فریزر، سپلٹ AC، ونڈو AC، واشنگ مشین، کوکنگ رینج، کلر TV
ڈاؤلینس، پیل، ویوز، فلپس، ایل جی، سام سنگ، سپر ایشیاء، اٹلس
نیشنل الیکٹرونکس
طالب دعا: منصور احمد
احمدی احباب کیلئے خاص رعایت ہم آپ کے منتظر رہیں گے۔
لنک میکلوڈ روڈ جودھا مل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور فون 7223228-7357309

زاہد اسٹیٹس بلڈرز اینڈ ڈویلپر
لاہور، اسلام آباد، راولپنڈی، کراچی اور اب گوادر
میں بھرپور اعتماد کے ساتھ سرمایہ کاری کا بہترین موقع
کیونکہ بہترین سرمایہ میں ہے آپ کا روشن مستقبل
چیف ایگزیکٹو: ڈاکٹر چوہدری زاہد فاروق
ایگزیکٹو: چوہدری عمر فاروق
Head Office: 10-Hunza Block Allama Iqbal Town. Lahore 042-7441210 0300-8458676
Branch Office: 41-Y Gole Plaza Ground Floor Defence Lahore Ph:5740192,5744284 0300-8423089
Gwadar Office: 042-7441210-0300-8458676 Mob:0333-4572162
website Address: www.zahidestates.com
Email:zanfa119@hotmail.com

C.P.L 29

محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں
جدید اور فینسی، مدراسی، اٹالین، سنگاپوری اور ڈائمنڈ کی ورائٹی کے لئے تشریف لائیں۔
الفضل جیولرز صرافہ بازار سیالکوٹ
پروپرائٹر عبدالستار فون دکان: 0432-592316
فون رہائش 292793 موبائل: 0300-9613255
Email:alfaza@skt.comsats.net.pk
فائن آرٹ جیولرز بازار شہیداں سیالکوٹ
فون دکان: 0432-588452 پروپرائٹر: سفیر احمد
فون رہائش 0432-586297 موبائل: 0300-9613257
E-mail:fineart_jewellers@hotmail.com

الحمرا ٹاؤن لاہور میں احمدی احباب اپنے پلاٹس کی خرید وفروخت کیلئے ہم سے رابطہ کریں۔
عمر اسٹیٹ
فون 042-5301549-50
موبائل: 0300-9488447
ای میل: umerestate@hotmail.com
452.G-4 مین بولیوارڈ۔ جوہر ٹاؤن لاہور
پروپرائٹر: چوہدری اکبر علی